سوال

بہ ظاء (1کے2) پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے باب میں جو کہ حرف ضاد کو جس جگہ پر کہ قرآن مجید میں آتا ہے مشابہ ظاء کے پڑھتا ہے کہ جس کو ذواد بولتے ہیں اور ض مماثل دال کے پڑھنے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حرف بے اصل وبے ثبات ہے اور محض مہمل ہے اور اس کے وجود کا کسی جاَ

تفترق عن الظاء إلا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد"

ں الگ ہوتا ہے ظا سے مگر بسبب جدا ہونے مخرج کے اور زیادہ ہونے درازی کے بیچ ضاد کے اور دوسری جگہ اسی کتاب میں لکھا ہے :

ضاد ایسا حرف ہے کہ مشابہ ہے بونا اس کا ساتھ بولنے ظاء کے اور ذال کے پس چاہیے کہ نگاہ رکھی جائے باریکی ذال کی پس اگر داخل ہوگئی اس میں پُری تو پہنچا دے گی وہ پُر پڑھنے کو تو ہو جاوے گا ذال اس وقت ظا یا ضاد کیونکہ ضاد بہن ظاء کی ہے ۔ مخرج میں اور کہا امام رازی نے تفسیر کبیر میں :

"أنہ حصل فی الضاد انبساط لأجل رخاوتہا وبہذا السبب یقرب مخرجہ من مخرج الظاء"

تحقیق آگیا ہے ضاد میں پھیلاؤ بسبب نرم ہوتے اس کے کے اور اسی لیے قریب ہے مخرج اس کا ساتھ مخرج ظاء کے اور شرح قصیدہ (؟) میں ہے ۔

ا ظا شریک ہے ضاد کا تمام صفتوں میں سوا درازی کے پس اسی واسطے سخت مشابہت ہے ظاء کو ساتھ ضاد کے اور مشکل ہے جدائی درمیان ان دونوں کے اور محتاج ہے پڑھنے والا اس باب میں طرف محنت اور مشقت کے بسبب ملاؤ کے درمیان مخرجوں ان دونوں کے اور کتاب تمہید میں ہے :

ۃ واختلاف المخرجین لکانت ظا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

پس اگر نہ ہوتی درازی اور جدائی مخرجوں کی تو ہو جاتی ضاد ظاء پس مثال اس شخص کی کہ کرتا ہے ضاد کو ظاء مثل اس کے ہے کہ کرتا ہے اور بدلتا ہے سین کو صاد کے ساتھ اور تفسیر عزیزی میں مذکور ہے بدانکہ فرق درمیان ضاد وظار بسیار مشکل است ۔

ترجمہ ۔ فرق کرن ضاد اور ظاء میں بہت مشکل ہے اور اسی طرح ہے جہد المقل محمد مرعشی اور جعبری اور خزانۃ الروایات اور شاطبی اور کتب ورسالجات صرف وقراءت کے باب مخارج میں ۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے ۔ بخوف طوالت انہیں پر اکتفا کیا گیا ۔ منصف کے واسطے یہی کیا کم ہے ۔ اب علمائے حقانی وف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

ںد!

ز مولوی عبدالحیٔ صاحب حنفی) حرف ضاد مشابہ ہے حرف ظاء کے ساتھ اگر مخرج خاص سے اس کا استخراج نہ ہو تو مشابہ ظ یا ذ کے اگر پڑھے گا نماز درست ہوگی اور مشابہ دال کے پڑھنے سے نماز میں خلل ہوگا ۔ خلاصۃ الفتاوی میں ہے :

ر فا مکان حرف وغیر المعنی إن أمکن الفصل بینہما بلا مشقۃ تفسد، وإلا یمکن إلا بمشقۃ کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المہملتین والطاء مع التاء قال أکثرہم لا تفسد"

ۃ بزازیہ میں ہے :

مین بالذال أو الظاء، قیل لا تفسد؛ لعموم البلوی"

ہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی ۔)

لہ دوسرے حرف کے اور بدل گئے معنے پس اگر ممکن ہو جدائی جیسا کہ طاء جگہ صاد کے تو فاسد ہو جاوے گی نماز اس کی اور اگر نہیں ہو سکتی جدائی مگر ساتھ محنت کے جیسا ظاء ساتھ ضاد کے اور ساتھ تار کے اور صاد ساتھ سین کے اکثر تو اس بات پر ہیں کہ نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر پڑھے غیر المغضوب ساتھ ذال کے

لانا سید محمد نذیر حسین صاحب)

الجواب ۔ واضح ہو کہ شخص مذکور حق پر ہے اور جو تحریر اس کی اس کی تائید میں لکھی گئی ہے وہ درست ہے اور قابل عمل ۔ اور تنقیح اس امر کی یہ ہے کہ ظاء معجمہ پڑھنے سے ضاد معجمہ کی جگہ بدون تعمد کے بقصد ادائے ضاد معجمہ کے باوجود تغیر معنے کے اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ہے ۔ اور بہت مشائخ کے نزدیک درصورت تغیر معنی کے نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔ قول اول قول متاخرین کا ہے اور قول دوم قول متقدمین کا ہے ۔ شامی وغیرہ نے اگرچہ قول متقدمین کو احوط کہا ہے اور قول متاخرین کا جو اکثر مشائخ کا قول ہے مفتی بہ ہے اور قول متقدمین پر فتوے نہیں ہے باقی دال مہملہ پڑھنے سے ضاد معجمہ کی جگہ بر تق

سید شریف حسین ۔ سید محمد نزیر حسین ۔ محمد عبدالحمید ۔ سید احمد حسن ۔ تلطف حسین ۔

1 ۔ اگر کوئی آدمی ضاد کو طاء کے مخرج سے پڑھے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ ان دونوں حرفوں میں کوئی اشتباہ نہیں ہے ۔ اور معنی بھی اس صورت میں صحیح نہیں رہتے ۔

2 ۔ اگر ان میں بغیر کسی مشقت کے امتیاز ہو سکتا ہو تو نماز باطل ہو جائے گی جیسے صالحات کی جگہ کوی طالحات پڑھے اور اگر بآسانی امتیاز نہ ہو سکتا ہو ۔ مثلاً ظاء اور ضاد ۔ سین اور ص ۔ تار اور طاء تو اکثر کے نزدیک نماز باطل نہیں ہوگی ۔

ب

فتاوی نذیریہ

د : 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ : صفحہ : 37

محدث فتویٰ